"میری تبلیغ روئے زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

شہادت 1357 ہش — اپریل 1978ء

4
1978

ایڈیٹر
نورالدین منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

شہادت ۱۳۵۷ ہش

(اپریل ۱۹۷۸ء)

مدیر اعلیٰ :-

نور الدین منیر ایم۔اے

ادارۂ تحریر :-

بشارت احمد بشیر ایم۔اے

محمد شفیق قیصر شاہد

بدلِ اشتراک :-

پاکستان :- پانچ روپے

فی پرچہ :- پچاس پیسے

ترتیب

- جہاد بالسیف — صـ۲
- نظم — صـ۴
- انجیل کے نئے ترجمہ میں تازہ تحریف — صـ۵
- مسجد احمدیہ کینیما سیرالیون — صـ۹
- تبصرہ — صـ۱۳
- اشتہارات — صـ۱۴

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سید عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

فون نمبر :- ۶۷۸

کتابت :- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۴ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۴

شہادت ۱۳۵۷ھش

(اپریل ۱۹۷۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاد بالسّیف

ارشادات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام

"تمام پچھلے مسلمان جو دُنیا میں گذرے کبھی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہُوا کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہیئے بلکہ ہمیشہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے دُنیا میں پھیلا ہے۔ پس جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہیئے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں اور ان کی کارروائی درندوں کی کارروائی سے مشابہ ہے۔" (تریاق القلوب صـ۳۵ حاشیہ)

"قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اُٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو اور یہ مت خیال کرو کہ ابتداء میں اسلام میں تلوار کا حکم ہُوا کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔" (ستارہ قیصریہ صـ۱۶)

"سوچنا چاہیئے کہ اگر مثلاً ایک شخص ایک سچے مذہب کو اِس وجہ سے قبول نہیں کرتا کہ وہ اس کی سچائی اور اس کی پاک تعلیم اور اس کی خوبیوں سے ہنوز ناواقف اور بے خبر ہے تو کیا ایسے شخص کے ساتھ یہ برتاؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مناسب ہے کہ بلا توقف اس کو قتل کر دیا جائے بلکہ ایسا شخص قابلِ رحم ہے اور اس لائق ہے کہ نرمی اور خُلق سے اس مذہب کی سچائی اور خوبی اور روحانی منفعت اس پر ظاہر کی جائے نہ یہ کہ اس کے انکار کا تلوار یا بندوق سے جواب دیا جائے۔ لہٰذا اس زمانے کے ان اسلامی فرقوں کا مسئلہ جہاد اور پھر اس کے ساتھ یہ تعلیم کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب ایک خونی مہدی پیدا ہوگا جس کا نام امام محمد ہوگا اور مسیح اس کی مدد کے لئے آسمان سے اُترے گا اور وہ دونوں مل کر دُنیا کی تمام غیر قوموں کو اسلام کے انکار پر قتل کر دیں گے نہایت درجہ اخلاقی مسئلہ کے مخالف ہے۔ کیا یہ وہ عقیدہ نہیں ہے کہ جو انسانیت کے تمام پاک قویٰ کو معطّل کرتا ہے اور درندوں کی طرح جذبات پیدا کر دیتا ہے اور ایسے عقائد والوں کو ہر ایک قوم سے منافقانہ زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔" (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۷۶)

"یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں ہرگز وہ صحیح نہیں ہے اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ لوگ اپنے پُرجوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنا دیں اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں چنانچہ ایسا ہی ہُوا اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ جس قدر ایسے ناحق خون اُن نادان اور نفسانی انسانوں سے ہوتے ہیں کہ جو اس راز سے بے خبر ہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی ان سب کا گناہ ان مولویوں کی گردن پر ہے کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں۔

جاہل مولویوں نے خدا ان کو ہدایت دے عوام کالانعام کو بڑے دھوکے دیئے ہیں اور بہشت کی کنجی اسی عمل کو قرار دے دیا ہے جو صریح ظلم اور بے رحمی اور انسانی اخلاق کے برخلاف ہے کیا یہ نیک کام ہو سکتا ہے کہ ایک شخص مثلاً اپنے خیال میں بازار چلا جاتا ہے اور ہم اس قدر اس سے بے تعلق ہیں کہ نام تک بھی نہیں جانتے اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے مگر تاہم ہم نے اس کے قتل کرنے کے ارادہ سے ایک پستول اس پر چھوڑ دیا ہے۔ کیا یہی دینداری ہے؟ اگر یہ کچھ نیکی کا کام ہے تو پھر درندے ایسی نیکی کے بجالانے میں انسانوں سے بڑھ کر ہیں۔ سُبحان اللہ وہ لوگ کیسے راستباز اور نیکیوں کی رُوح اپنے اندر رکھتے تھے کہ جب خدا نے مکّہ میں ان کو یہ حکم دیا کہ بدی کا مقابلہ مت کرو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ پس وہ اس حکم کو پاکر شیر خوار بچوں کی طرح عاجز اور کمزور بن گئے گویا نہ ان کے ہاتھوں میں زور ہے اور نہ انکے بازوؤں میں طاقت ..... افسوس کا مقام ہے اور شرم کی جگہ ہے کہ ایک شخص جس سے ہماری کچھ دشمنی بھی نہیں بلکہ روشناسی بھی نہیں وہ کسی دکان پر اپنے بچوں کے لئے کوئی چیز خرید رہا ہے یا اپنے کسی اور جائز کام میں مشغول ہے اور ہم نے بے وجہ بے تعلق اس پر پستول چلا کر ایک دم میں اس کی بیوی کو بیوہ اور اس کے بچوں کو یتیم اور اس کے گھر کو ماتم کدہ بنا دیا یہ طریق کس

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس قدر آپ کے احساں ہیں رسولِ عربیؐ

دو جہاں آپ سے رخشاں ہیں رسولِ عربیؐ
جان و دل آپ پہ قرباں ہیں رسولِ عربیؐ

ختم ہے آپؐ پہ لاریب نبوّت کا مقام
آپ سردارِ رسولاں ہیں رسولِ عربیؐ

دافعِ رنج و بلا رحم و کرم کے خوگر
آپ ہر درد کا درماں ہیں رسولِ عربیؐ

ہادیٔ جنّ و بشر شافعِ روزِ محشر
کس قدر آپ کے احساں ہیں رسولِ عربیؐ

آج کل شامتِ اعمال سے اپنی شائد
سخت بے حال مسلماں ہیں رسولِ عربیؐ

"مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے"
خندہ زن اُن پہ شبستاں ہیں رسولِ عربیؐ

آدمیّت جو سکھاتا ہے وہی دُنیا کو
آدمیّت سے گریزاں ہیں رسولِ عربیؐ

ہے چمن زاروں پہ کانٹوں کا تسلّط ہر سُو
پھول پژمردہ و حیراں ہیں رسولِ عربیؐ

دیکھ کر آپ کے گلزاروں کی یہ حالتِ زار
طعنہ زن خارِ مغیلاں ہیں رسولِ عربیؐ

ہم غریبوں کی بھی فریاد رسی ہو جائے
آپ غمخوارِ غریباں ہیں رسولِ عربیؐ

اپنے دربار کے اِن خاک نشینوں کی سُنیں
آپ سے رحم کے خواہاں ہیں رسولِ عربیؐ

ہے قصور اپنا بس اتنا ہی کہ ہم دُنیا میں
حاملِ مشعلِ قرآں ہیں رسولِ عربیؐ

آپؐ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے
مال و جاں حاضر و قرباں ہیں رسولِ عربیؐ

ساری دُنیا ترے نوروں سے منوّر کر دیں
یہ ارادے یہی ارماں ہیں رسولِ عربیؐ

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلّغ انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجیل کے نئے ترجمہ میں تازہ تحریف

(از مکرم مولانا محمد منور صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن کینیا۔ نیروبی)

قرآن مجید نے یہودیوں اور عیسائیوں کی ایک یہ خصلت بتائی ہے کہ وہ اپنی ان کتابوں میں جنہیں وہ الہامی مانتے ہیں حسبِ منشاء تحریف کرتے رہتے ہیں۔ پادری صاحبان اس پرانی عادت پر مستقل مزاجی سے قائم ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی بیان کردہ حقیقت پر دھول ڈالنے کی کوشش کرتے اور اسے غلط قرار دیتے رہتے ہیں۔

مشرقی افریقہ میں اپنے تیس سالہ قیام کے دوران خاکسار نے ان کے اس مرغوب مشغلہ کو بے نقاب کرنے کی متعدد بار جرأت کی ہے۔ بائبل سوسائٹیوں کی طرف سے انگریزی یا سواحیلی زبان میں جب بھی نیا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے اس کی ورق گردانی کے بعد اس میں تازہ تحریف کی نشان دہی کی جاتی رہی ہے۔ خاکسار مارچ ۱۹۴۸ء میں کینیا پہنچا تھا ۱۹۴۹ء میں جو سواحیلی ترجمہ اناجیل کا چھپا تھا اسے خاکسار نے محفوظ کر لیا تھا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اور الوہیتِ مسیح کے ابطال کے لئے جو عبارات ہم پیش کرتے ہیں موجود تھیں۔ ان سے خوب فائدہ اُٹھایا گیا۔ ۱۹۵۲ء میں جب یونین ورشن (UNION VERSION) کی اشاعت ہوئی تو ان عبارات میں تبدیلی کر دی گئی۔ حُسنِ اتفاق سے انہی ایام میں قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کی نظر ثانی اور تفسیری نوٹ لکھنے کا کام ہو رہا تھا۔ خاکسار نے بعض نوٹوں میں تحریف کے تازہ نمونوں کو قرآن مجید کے بیان کے اثبات میں پیش کیا اور لکھا کہ جب بیسویں صدی کے روشن دور میں پادری صاحبان کی ہاتھ کی صفائی کا یہ عالم ہے تو گذشتہ تاریک صدیوں میں انہوں نے جو گُل کھلائے ہوں گے محتاجِ بیان نہیں ہیں!

بعد میں جب ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن (R.S.V.) کا انگریزی ترجمہ مشرقی افریقہ پہنچا تو اس میں پادری صاحبان کی چیرہ دستیاں انتہاء کو پہنچی ہوئی نظر آئیں۔ انجیل مرقس کی آخری بارہ آیات اور بہت سی دیگر آیات متن سے نکال کر چھوٹے ٹائپ میں حاشیہ میں لکھ دی گئی تھیں اور ساتھ ہی لکھ دیا گیا تھا کہ بعض متون میں یہ آیات بھی اِس جگہ درج ہیں۔ خاکسار نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان مقامات کے حوالے جمع کر کے سوا جیلی میں ایک اشتہار بعنوان "اناجیل میں اختصار" لکھا جسے بکثرت تقسیم کرایا گیا۔ خاکسار ان دنوں دارالسلام (تنزانیا) میں تھا۔ پادری صاحبان اِس اشتہار سے برافروختہ ہوئے اور ممباسہ کے ایک پادری صاحب نے تو اپنے اخبار میں یہاں تک لکھ دیا کہ اِس اشتہار میں مترجم صاحبان پر بددیانتی اور خیانت کا الزام لگایا گیا ہے بعض قارئینِ اخبار نے مشورہ دیا کہ احمدیہ مسلم مشن پر عدالت میں مقدمہ دائر کیا جائے۔ بعض نے کہا کہ حکومتِ تنزانیا کو میمورنڈم بھجوا کر اس اشتہار کو ضبط کرنے کی درخواست کی جائے۔ خاکسار خاموشی سے ان کے کسی اقدام کا منتظر رہا۔ مگر کسی پادری صاحب کو کچھ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ حوالجات سارے درست تھے اور خیانت چھپائے نہ چھپ سکتی تھی!

گذشتہ سال کے اواخر میں اناجیل کا ایک اور سوا جیلی ترجمہ شائع ہوا ہے جسے اِس سال فروری میں بڑی دھوم دھام سے مارکیٹ میں پیش کیا گیا ہے حسبِ سابق اس ترجمہ کی زبان، محاورہ کی جدّت اور مضمون کی سلاست کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ اسے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے رہنماؤں کی تصدیق اور سرپرستی حاصل ہے۔ شائع کرنے والے ادارہ کا نام یونائیٹڈ بائبل سوسائٹیز (U.B.S.) بتایا گیا ہے۔

اس کا ایک نسخہ بارہ شلنگ میں خرید کر اسکے بعض مقامات کو بغور دیکھنے پر حسبِ سابق تحریف کی نمایاں مثالیں سامنے آئیں۔ سب سے پہلے تو نام کی تبدیلی جاذبِ نظر و فکر ہے۔ "نئے عہدنامہ" کے معروف نام کی بجائے اس کا نام "سب لوگوں کے لئے خوشخبری" رکھا گیا ہے۔ پھر انجیل یوحنا کے باب اوّل آیت ۱۸ کے ترجمہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ عقیدہ کے لحاظ سے یہ اضافہ بڑی اہمیّت کا حامل ہے۔ سابقہ تراجم کو پیشِ نظر رکھنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ ترجمہ کرنے والے نیک لوگوں کے لئے یہ حصّہ عرصہ سے توجہ کا مرکز رہا ہے۔ ۱۹۴۹ء کے سوا جیلی ترجمہ کو اردو میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے:۔

"خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتے بیٹے نے ہی جو باپ کے سینے میں ہے اس کا پتہ دیا ہے"۔

۱۹۵۲ء کے ترجمہ میں "اکلوتے بیٹے" کی بجائے "خدا بیٹے" کے الفاظ رکھ کر یسوع کو خدا بتانے کے لئے پہلا قدم اُٹھایا۔ اب تازہ ترجمہ رُوح القدس کی تائید سے یوں کیا گیا ہے:۔

"خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتے بیٹے نے جو خدا کے برابر اور باپ کے ساتھ متحد ہے۔ خدا کی باتوں کا ہمیں پتہ دیا ہے"۔

اس ترجمہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کے مثیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور ان کی الوہیت کے لئے ایک واضح بنیاد قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقی زمانوں میں بھی اسی اساس کو قائم کیا جائے گا اور سارے تراجم میں یہ الفاظ بڑھائے جائیں گے۔

ملک صدق سالم کا ذکر عبرانیوں کے نام خط کے باب ہفتم کی تیسری آیت میں آتا ہے۔ اس عجیب و غریب انسان کے حالات لوگوں کو دعوتِ فکر دیتے رہے ہیں۔ پرانے سواحیلی تراجم میں اس کے متعلق لکھا تھا کہ یہ "بے باپ، بے ماں۔ بے نسب نامہ ہے، نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر۔ بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا اور دائمی طور پر کاہن رہتا ہے"۔

ہم نے اپنی تحریرات میں اس حوالہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کے ابطال کے لئے بارہا پیش کیا ہے۔ عیسائیوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ تازہ ترجمہ میں اس کے الفاظ میں تبدیلی کر کے اسے یوں بنا دیا گیا ہے:۔

"اس کے ماں باپ کا ذکر نہیں کیا گیا۔
نہ اس کا نسب نامہ بیان کیا گیا ہے
نہ یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ کب پیدا ہوا
اور کب مر گیا۔ خدا کے بیٹے سے مشابہ
ہے اور سدا کاہن رہتا ہے"۔

عمومی لحاظ سے نیا ترجمہ کافی حد تک آزاد ہے ہر جگہ الفاظ میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر مفہوم میں بھی تبدیلی ہے۔ متی کی انجیل کے یہ الفاظ "کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہیں۔ آمین" (۶/۱۳) بالکل نکال دئے گئے ہیں۔ حاشیہ میں بھی درج نہیں کئے گئے لیکن مرقس کی آخری بارہ آیات خطوط وحدانی میں ڈال کر متن میں شامل کر دی گئی ہیں۔ انگریزی ترجمہ میں یہ الفاظ حاشیہ میں درج ہیں۔ سواحیلی اور انگریزی تراجم کا یہ تضاد بالکل ظاہر ہو گیا ہے۔

نئے ترجمہ کو تصاویر سے مزین کیا گیا ہے جن درختوں۔ مقامات یا شخصیتوں کا ذکر اناجیل میں آتا ہے ان کی تصاویر شامل کر دی گئی ہیں۔ متی کی انجیل (۲۳/۳۷) میں جہاں مرغی اور چوزوں کا ذکر ہے وہاں ولایتی مرغی اور چوزے دکھائے گئے ہیں۔

فاکسار نے نئے ترجمہ کی حقیقت و اشگاف کرنے کے لئے دو اشتہار سواحیلی زبان میں لکھے ہیں۔ دونوں چار چار صفحات پر مشتمل ہیں اور بیس بیس ہزار کی تعداد میں بانڈ پیپر پر طبع کرائے گئے ہیں جماعتِ نیروبی کے احباب ۱۹ مارچ کو یوم التبلیغ منا کر ان کی وسیع اشاعت کریں گے۔ کینیا کے دوسرے حصّوں میں بھی یہ اشتہارات بھجوائے گئے ہیں۔ ایک اشتہار میں بتایا گیا ہے کہ انجیل "سب لوگوں کے لئے" خوشخبری نہیں ہے کیونکہ اصل خوشخبری تو اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ظہور کی تھی جو چودہ سو سال سے ہو چکا ہے اِس لئے مسلمانوں کے لئے اس میں کوئی خاص بات قابلِ توجہ نہیں ہے۔ نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے آپ کو عالمگیر مصلح کے طور پر پیش کیا ہے حوالجات سے اِس حقیقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ دوسرے اشتہار میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا ہم پلّہ بنانا حقیقت کا مُنہ چڑانا ہے۔ انجیل یوحنا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مؤلف نے حضرت مسیح علیہ السلام کے جو اقوال ۱۲/۲۸ اور ۱۷/۳۰ وغیرہ میں درج کئے ہیں اِس عقیدہ کو باطل ثابت کرتے ہیں اور حواری کے الفاظ کے مقابلہ میں حضرت مسیح کے اپنے الفاظ بہرحال زیادہ وزن رکھتے ہیں۔ مسیح علیہ السلام کے ذاتی حالات جو اناجیل میں اب تک موجود ہیں انہیں ایک بشر سے کچھ بھی زیادہ ثابت نہیں کرتے بلکہ وہ تو نیک کہلانا بھی پسند نہیں کرتے تھے چہ جائیکہ انہیں خدا کا شریک قرار دیا جائے۔ مرقس ۱۰/۱۷-۱۸ اور لوقا ۱۸/۱۸-۱۹ میں درج شدہ ان کے الفاظ اِس حقیقت کو الم نشرح کر رہے ہیں۔ اِس ضمن میں متی ۱۹/۱۶-۱۷ کے ترجمہ میں جو تحریف ہوئی ہے اسے تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ ۱۹۴۹ء کے ترجمہ میں یہ عبارت یوں تھی:۔

"ایک شخص نے پاس آکر اس سے کہا اے نیک استاد مَیں کونسی نیکی کروں تاہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ اس نے اس سے کہا تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر ایک، یعنی خدا۔"

۱۹۵۲ء کے ترجمہ میں اِس سارے قصّہ کو بدل کر نیا رنگ دے دیا گیا اور ۱۹۷۷ء کے ترجمہ میں اسے قائم رکھا گیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"ایک شخص نے یسوع کے پاس آکر سوال کیا کہ اے استاد مَیں کونسی نیکی کروں تا ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ یسوع نے اس سے کہا تُو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے۔ نیک تو ایک ہی ہے۔"

اِس عبارت اور پہلی عبارت میں بڑا فرق ہے 'نیک' اور 'خدا' کے الفاظ نکال کر یہ اثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شاید حضرت مسیح علیہ السلام صرف اپنے آپ کو نیک کہہ رہے ہیں حالانکہ یہ مفہوم پہلے مفہوم کے بالکل برعکس ہے۔

خاکسار نے لکھا ہے کہ اگر حضرت مسیح نیکی کی بابت کچھ بتانے نہیں آئے تھے تو ان کا اصل مشن کیا تھا؟ نیز یہ کہ مرقس اور لوقا میں اب تک پہلی عبارتیں موجود ہیں جن سے تناقض اور تضاد کھل کر سامنے آجاتا ہے۔

جماعت کے سوا اجلی اخبار کے اپریل کے شمارہ میں بھی انجیل کے نئے ترجمہ کی تازہ تحریفات پر تنقید کی گئی ہے۔ اداریہ مقالہ میں خاکسار نے سارے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ توحید کی اشاعت کے لئے کھڑے ہو جائیں اور شرک کا تار و پود بکھیر دیں۔

اہلِ وطن کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ غیر ملکی مذہبی رہنماؤں کی اس ملک میں آمد سے پہلے آپ خدا تعالیٰ کو مانتے اور اپنے اپنے رنگ میں اس کی عبادت کرتے تھے۔ اس ازلی ابدی اور معروف خدا کو چھوڑ کر آپ یسوع کی پرستش کیونکر کر سکتے ہیں اور اِس ترجمہ کو کیسے قبول کر سکتے ہیں جس میں تصاویر کا اضافہ کر کے اصل مضمون کو بدل کر رکھ دیا گیا ہے! کیا آپ چھوٹے بچے ہیں کہ تصویروں سے خوش

(باقی صـ۱۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ کینیما سیرالیون

(از مکرم مولانا مقبول احمد صاحب ذبیح سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ)

سیرالیون کے مشرقی صوبہ میں خدا کے فضل و کرم سے کثیر تعداد میں احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ اِس صوبہ کا صدر مقام کینیما شہر ہے جو ماشاء اللہ خوب ترقی کر رہا ہے۔ اس شہر میں بھی ایک خاصی تعداد احمدیوں کی مقیم ہے۔ جماعتی مرکز نہ ہونے کی وجہ سے احمدی حضرات کا ایک جگہ جمع ہونا بڑا مشکل تھا اور یہ چیز جماعتی تربیت میں بڑی خلل انداز ہو رہی تھی۔ خود کینیما شہر کے اردگرد بھی بہت ساری احمدی جماعتیں ہیں اور یوں احمدی حضرات اپنے روزمرّہ کے کاموں کے لئے بھی وہاں آتے رہتے ہیں۔ خاکسار کے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ اس شہر میں ہماری مسجد ہونی چاہیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھا چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا فرمائے کہ ہم اس کے فضل سے مسجد تعمیر کرنے کے قابل ہو گئے اور اِس طرح اللہ تعالیٰ نے دیرینہ خواہش کو نہایت احسن رنگ میں پورا فرمایا الحمدللہ۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ۱۹۷۰ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے دَورہ کے وقت سیرالیون تشریف فرما ہوئے تو کینیما کے ایک سیکشن چیف جناب وانڈی کارگبو صاحب بھی حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور انہوں نے جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا اور اس کے بعد یہ خواہش ان کے دل میں پیدا ہوئی کہ جماعتِ احمدیہ کی مسجد ضرور اس شہر میں تعمیر ہونی چاہیئے۔ اِس غرض کے لئے انہوں نے اپنی زمین کا ایک قطعہ جس میں مکان کی تعمیر کیلئے بنیادیں بھری جا چکی تھیں بطور عطیہ دے دیا۔ اس کی اطلاع دیتے ہوئے عاجز نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا حضور اقدس نے جواباً فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ چیف صاحب کے اخلاص میں برکت ڈالے دوسروں کی ہدایت کا موجب بنائے اور نیک نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

مسجد کا نقشہ ہنوا کر ٹاؤن کمیٹی سے منظور کروایا گیا۔ ایک دن ہم بنیادیں کھدوانے کے بعد ان میں روڑی بجری ڈال رہے تھے تو کینیما شہر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیرامونٹ چیف نے ہمیں چیفڈم ہیڈ کوارٹر میں بُلایا جب خاکسار، چیف وانڈی کار کبوا اور عطاء الرحیم صاحب وہاں پہنچے تو علاوہ مکرم امام مسجد صاحب کینیما کے وہاں بڑے بڑے سرکردہ لوگ بیس پچیس کی تعداد میں جمع تھے ہم پر انہوں نے نہایت غصّہ سے نظریں ڈالیں اور سب یکزبان ہو کر بولے کہ احمدی یہاں مسجدِ ضرار بنانا چاہتے ہیں ان کو ہرگز اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ دراصل امام صاحب نہیں چاہتے تھے کہ انکی اکلوتی مسجد کے علاوہ کوئی اَور مسجد اِس شہر میں تعمیر ہو اور چاہتے تھے کہ ان کی اجارہ داری قائم رہے۔

مَیں نے مکرم پیرامونٹ چیف صاحب کی اجازت سے ان حضرات کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم لوگ یہاں اللہ کا گھر تعمیر کر رہے ہیں کوئی ناچ گھر یا سینما تعمیر نہیں کر رہے۔ کینیما جو کہ بہت بڑا اور ترقی پذیر شہر ہے اور اِس علاقہ میں مسلمانوں کی آبادی غیر مسلموں کی نسبت زیادہ ہے مگر افسوس کہ مسجد اِس شہر میں صرف ایک ہی ہے اور اس کے مقابل عیسائیوں کے آٹھ چرچ ہیں کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری اولادیں اسلام سے بے بہرہ ہو کر عیسائیت کی آغوش میں چلی جائیں۔ آپ سب جو کہ مسلمان ہیں مسجد کی تعمیر میں کیوں روک بن رہے ہیں، وہ لوگ چونکہ تعصّب اور غصّہ سے بھرے ہوئے تھے اِس لئے مکرم پیرامونٹ چیف صاحب اُن کی باتوں سے کچھ زیادہ متاثر ہوئے انہوں نے مجھ سے مسجد کا نقشہ لے لیا اور مجلس برخاست کر دی۔ ہمیں نقشہ کے ہاتھ سے جانے اور تعمیر کے روک دیئے جانے کا بہت رنج اور قلق ہُوا۔ ہماری حالت اس وقت اس لٹے ہوئے مسافر کی سی تھی جو گھر سے بہت دُور کسی جنگل میں لُٹ چکا ہو۔

عاجز نے فوری طور پر حضور اقدس کی خدمت میں اِس واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے دعا کے لئے لکھا چنانچہ حضور پُرنور نے جواباً نہایت شفقت سے فرمایا:۔

"توکّلنا علی اللہ وھو ولینا ونعم الوکیل۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے مخالفین کو ہدایت دے انکے سینے اپنے نور سے منوّر کرے۔ آپ سب کو ہر قسم کے شر اور ابتلا سے محفوظ رکھے۔ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین"

مندرجہ بالا واقعہ کے تین چار دن بعد مَیں اور مکرم برادرم مبارک احمد صاحب نذیر مکرم پیرامونٹ چیف صاحب سے ان کے گھر پر ملے بغلافِ توقع وہ نہایت تپاک سے ملے اور کہنے لگے کہ مَیں تو خود مسلمان ہوں اور آپ کے مسجد بنانے کے حق میں ہوں۔ یہ کہتے ہوئے نقشہ واپس کر دیا اور یوں حضور اقدس کی دعا کا اثر بہت جلد ظاہر ہو کر ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنا۔

چند روز بعد پھر محترم پیرامونٹ چیف صاحب نے ہمیں بُلایا (اس وقت تک ہم بنیادیں بھر کر ستونوں کی تعمیر شروع کر چکے تھے) وہاں پہنچ کر پھر وہی پہلے والا

منظر سامنے تھا۔ ان لوگوں نے آپس میں کچھ صلاح مشورے کئے۔ اس کے بعد پیرامونٹ چیف صاحب نے فرمایا کہ کل صبح ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب اس معاملہ کا فیصلہ کریں گے اِس لئے فریقین وہاں پہنچ جائیں۔

اِس نئی صورتِ حال کی اطلاع بھی عاجز نے سیدنا حضرت اقدس کی خدمت میں بذریعہ خط دی اور دعا کے لئے عرض کیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً فرمایا :-

"اللہ تعالیٰ فضل فرمائے مخالفین کے منصوبوں کو ناکام کرے انہیں ہدایت دے۔ مسجد کی تکمیل کے سامان پیدا فرمائے۔ آپ کو احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین"

دوسری صبح جب خاکسار، چیف وانڈی کارگبو اور برادرم مبارک احمد صاحب نذیر ڈسٹرکٹ کورٹ پہنچے تو کمرہ ہمارے مخالفین سے بھرا پڑا تھا۔ ہمارے جانے پر مکرم ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب نے کُرسیاں منگوا کر ہمیں اپنے قریب بٹھایا اور مجھ سے حالات بیان کرنے کو کہا۔ مَیں نے بتایا کہ چیف وانڈی صاحب نے ہمیں اپنا قطعہ زمین دیا ہے تاکہ ہم عبادت کے لئے مسجد تعمیر کریں لیکن یہ لوگ آڑے آرہے ہیں حالانکہ اِس شہر اور مضافات میں کثرت سے احمدی آباد ہیں جو حق رکھتے ہیں کہ ان کی ایک مسجد ہو تاکہ وہ اس میں مل کر عبادت کر سکیں۔

میرا بیان سُنکر ڈی سی صاحب ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ایک دوست نے کہا کہ یہ زمین جہاں احمدی مسجد بنا رہے ہیں اس کے ساتھ والی زمین ہم نے مصریوں کو دی ہوئی ہے تاکہ وہ یہاں مسجد اور سکول تعمیر کریں۔ مَیں نے کہا کہ ہمارے قطعہ کے چاروں طرف قطعات میں مکان تعمیر شدہ ہیں کوئی قطعہ خالی نہیں ہے جو کہ مصریوں کو دیا گیا ہو۔

پھر دوسرے صاحب بولے کہ یہ مکان کا نقشہ ہے لیکن احمدی مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ اِس پر ڈی سی صاحب نے فوراً نقشہ پھیلایا اور حاضرین کو دکھا کر کہا کہ کیا یہ مینار مکان کی علامت ہیں یا مسجد کی؟ (خدا تعالیٰ کی شان کہ آرکیٹیکٹ صاحب کو جب ہم نے مسجد کا نقشہ بنانے کو کہا تھا تو انہوں نے بغیر میناروں کے نقشہ تیار کر دیا تھا۔ مَیں نے انہیں کہا کہ یہ تو ایک سادہ سے مکان کا نقشہ معلوم ہوتا ہے۔ امتیاز کی خاطر ضروری ہے کہ مینار بھی اس میں دکھائے جائیں چنانچہ انہوں نے دوبارہ نقشہ میناروں کے ساتھ بنایا جو بعد میں ہمارے کیس کی مضبوطی کا باعث بنا، الحمد للہ)

اس کے بعد مکرم امام صاحب نے کہا کہ اس پر پیرامونٹ چیف صاحب کے دستخط نہیں ہیں۔ مکرم ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب نے پھر نقشہ پھیلایا اور کہا کہ یہ دیکھیں پیرامونٹ چیف صاحب کے دستخط ثبت ہیں اور پیرامونٹ چیف صاحب سے بھی اس کی تصدیق کروائی۔ اِس پر ٹاؤن چیف صاحب بولے کہ یہ دستخط جعلی ہیں۔ اس پر مکرم ڈی سی صاحب کو غصہ آگیا انہوں نے کہا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیرامونٹ چیف صاحب سامنے بیٹھے ہیں انہوں نے
اپنے دستخط دیکھ کر ابھی ابھی تصدیق کی ہے اور یہ صاحب
کہتے ہیں کہ دستخط جعلی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد محترم ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب فیصلہ
لکھنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ بغیر کسی لگی لپٹی کے جو تاریخی
فیصلہ انہوں نے لکھا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"جہاں تک مسجد، سکول کی تعمیر یا کسی
ادارے کے قیام کا تعلق ہے ہمارے
ملک کے آئین کی رُو سے کسی ایک
شخص یا گروپ کو اس میں روک
بننے کا کوئی حق نہیں ہے جبکہ ایسے
اقدامات ہمارے ملکی قوانین کے
عین مطابق ہوں۔
مبلغین جو کہ ہماری مشکلات میں
آسانیاں پیدا کرنے اور ہماری
مادی اور روحانی ترقیات کے لئے
اپنے مالوف وطنوں کو چھوڑ کر ہمارے
ملکوں میں تشریف لائے ہیں ہماری
ہر قسم کی حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں۔
اسی لئے مبلغین اس بات کے
پوری طرح مجاز ہیں کہ وہ اس قطعہ
زمین پر جو انہیں مکرم وانڈی کارگبو
کی طرف سے عطیہ دیا گیا ہے مسجد کی
تعمیر کو جاری رکھ سکیں کیونکہ آپ
سبھی اس سے اتفاق کر چکے ہیں
اور نقشہ منظور کیا جا کر اس پر متعلقہ
مجاز افسران کے دستخط ہو چکے ہیں
اور سب سے بڑھ کر حقیقت یہ ہے
کہ کام پہلے شروع ہو چکا ہے بنیاد
رکھی جانے کے بعد ستون کھڑے کئے
جا چکے ہیں۔"

یہ فیصلہ ان کی عالی ظرفی اور انصاف کا
آئینہ دار ہے۔ اس فیصلہ کے بعد کینیما شہر میں مسجد
کی تعمیر کا راستہ صاف ہو گیا اور ایک عرصہ سے
اس بارہ میں جو جمود طاری تھا اور امام صاحب اور
دوسرے ہمنواؤں کی جو اجارہ داری قائم تھی وہ ختم
ہو گئی۔

ہماری اقتداء میں فولانی قبیلہ کے مسلمانوں
نے بھی ہم سے کچھ فاصلہ پر مسجد کی تعمیر شروع کر دی
وہ لوگ جماعتِ احمدیہ کے بہت شکر گزار ہیں کہ
جماعت کی کوششوں سے مساجد کی تعمیر کی راہ صاف
ہوئی ہے۔

اس مسجد کی بنیاد نہایت تزک و احتشام اور
کامیابی کے ساتھ رکھی گئی۔ ملک کے طول و عرض سے
نمائندے وہاں آئے ہوئے تھے۔ مکرم مولوی محمد صدیق
صاحب شاہد سابق امیر سیرالیون اور خاکسار مقبول احمد
ذبیح شاہد نے مورخہ ۹ اگست ۱۹۷۱ء کو بنیاد میں
پہلا بلاک رکھا، الحمد للہ

اللہ تعالیٰ نے حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخش کر

اپنا فضل نازل فرمایا اور مسجد بلا روک ٹوک تعمیر کی منازل طے کرتی رہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسماری یہ مسجد شہر کے وسط میں نہایت بامو قع جگہ پر واقع ہے۔ رفاکسار جب مارچ ۱۹۷۴ء میں پاکستان واپس آیا تو اس سے ایک ماہ قبل کینیما شہر اور مضافات کے اڑھائی تین صد احباب نے نہایت جوش و جذبہ کے ساتھ وقارِ عمل کر کے چھت پر لینٹل ڈال دیا تھا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ اِس مسجد کو بھی دوسری مساجد کی طرح اسلام کا عظیم مرکز بنائے اور جماعت کے لئے اتحاد اور مضبوطیٔ ایمان کا باعث ہو۔ آمین

جہاد بالسّیف (بقیہ صـ۳)

حدیث میں لکھا ہے یا کس آیت میں مرقوم ہے؟ کوئی مولوی ہے جو اس کا جواب دے؟

نادانوں نے جہاد کا نام سُن لیا ہے اور پھر اس بہانہ سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صـ۵-۱۲)

انجیل کے نئے ترجمہ میں تازہ تحریف (بقیہ صـ۵)

ہو جائیں گے؟

آخر میں قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ اس ملک میں خالص توحید کے قیام کے لئے بکثرت دعائیں کریں اللہ تعالیٰ شرک سے نفرت کی ہوا چلا دے اور قرآن مجید ؑ کی پیشکردہ حقیقی اور مصفّٰی توحید ہر دل میں جاگزیں فرما دے۔ آمین

تبصرہ:-

تاثرات باتصویر

وہ شخص جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی کہ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور دُنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا ـــــ اِس کے متعلق ایک درجن کے قریب اکابرینِ ملّت کے تاثرات ایک دیدہ زیب فولڈر میں شائع کئے گئے ہیں۔ اُس کی ذات ان "تاثرات" سے بہت بالا ہے ـــ ایک عالمی شخصیّت ہے ـــ جس کے علمِ کلام، تاثیراتِ روحانیہ اور تبلیغی مہمات نے ایک دُنیا میں انقلاب پیدا کرنا ہے پھر بھی ہم پاکستانیوں کے لئے یہ آراء بہت قیمتی ہیں اور یہ دستاویز ایک خوبصورت تحفہ ہے۔ ہم سپارش گزار ہیں کہ اُسے خرید کر زیادہ سے زیادہ اہلِ وطن کے سامنے رکھا جائے۔ انہیں کچھ تو اندازہ ہو کہ ۱۸۸۹ء میں برِّصغیر کے اُفق پر کون ستارہ اُبھرا اور ۱۹۶۵ء میں اپنی زندہ روحانی تاثیرات کو اپنے پیچھے چھوڑ کر ایک نورانی لکیر بناتا ہوا اپنے نقطۂ نفسی کی طرف اُٹھا لیا گیا۔

ملنے کا پتہ (۱) شیخ عبدالماجد۔ بلینکرز سٹریٹ پیر غازی روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور (۲) افضل برادرز۔ گولبازار ربوہ۔ قیمتے فی سینکڑہ -/۱۰۰ روپے۔

(عبدالکریم شرما)

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کاہدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں، سُوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

پاک ممبرز

۲۵۔ نیو ممبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور

فون دُکان ۶۲۶۱۸

فون رہائش ۵۳۵۰۰

کو یاد رکھیں

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتّہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۳۸۴۹

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کی

کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں

نیز

سلنسر بکس اور سلنسر پائپ

کیلئے

ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں

میاں بھائی اوسم اوٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون ۳۱۱۴۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر
خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۶۴۵۰۰
کو یاد رکھیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
کلب ممبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور
پرلٹشریف لاویں
فون نمبر ۶۰۲۲۰
۵۳۴۲۰
رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے
کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں۔

شاہی طبیب
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے جاری شدہ مطب جسے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والد محترم جناب حکیم نظام جان صاحب مرحوم نے نصف صدی سے زائد عرصہ تک نبھایا قبلہ محترم والد صاحب کی ہدایات کے مطابق یہ سلسلہ اب
مطب حکیم عبدالحمید
کی شکل میں اپنی روایات کو قائم رکھنے، اللہ تعالیٰ کی دکھی مخلوق کی خدمت و ہمدردی میں مصروف اور کوشاں ہے جہاں خود آکر بھی مشورہ کیا جا سکتا ہے اور بذریعہ خط و کتابت بھی مشورہ اور علاج کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ٹیلیفون نمبر ۴۸۴۴

کراچی میں جائیداد

خریدنے کے لئے

سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر

پراپرٹی لنکرز ایڈوائزرز

ب-25 کمرشل ایریا

ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴

ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲

۴۳۴۸۳۲

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پٹرتل کے لئے

ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر

۵۳۔ فیروزپور روڈ

بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah